

## 234345-اگر کوئی میسانی کسی مسلمان کو کسی توارکے موقع پر تنقیتی پیغام بھیجے تو کیا جواب دے؟

سوال

سوال: اگر عیسائی یا غیر مسلم افراد ہمیں ہماری عید کے موقع پر تنقیتی پیغام بھیجیں تو ہم انہیں اس کا جواب کیسے دیں؟ وہ ہمیں کہتے ہیں کہ: سدا سلامت رہو، جیتے رہو، تو ہم ان کا جواب کیسے دیں؟ کیا ہم یہ کہ سکتے ہیں : تم بھی سلامت رہو۔ اسیے ہی کچھ عیسائی ہمیں دیگر خوشی کے موقعوں پر تنقیتی پیغام بھیجتے ہیں مثلاً ترقی ہو یا شادی وغیرہ ہو تو وہ ہمیں کہتے ہیں : مبارک ہو، تو ہم انہیں جواب میں کیا کیں؟

جواب کا خلاصہ

عید اور دیگر خوشی کے موقع پر غیر مسلم کی جانب سے تنقیتی پیغام ملنے پر مسلمان کا جواب دینے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تنقیت کا جواب دیتے ہوئے مناسب جملے استعمال کرے مثلاً کہ: اللہ تمیں عزت دے، تمیں توفیق دے، یا تمیں معزز بنائے یا تم سدا سلامت رہو، یا اسی طرح کے دیگر جملے کہ سکتا ہے۔

اور اگر ان دعائیہ کلمات سے مراد یہ یلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اسلام کی توفیق دے اور اسلام کی جانب رہنمائی فرمائے تو یہ کامل اور احسن طریقہ ہے۔

واللہ اعلم۔

پسندیدہ جواب

سلام کا جواب انسی لفظوں میں ہو گا یا ان سے اچھے لفظوں میں ہو گا؛ کیونکہ اہل کتاب جب ہمیں السلام علیکم کہتے ہیں تو ہم انہیں "و علیکم" کہ کر جواب دیتے ہیں۔

اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہیں، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کافر کے لیے دنیاوی فائدے کی دعا کر سکتے ہیں بشرطیکہ کافر حربی اور جنگجو نہ ہو۔

اور یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تقاضا ہے کہ:

(وَإِذَا حُمِّلُوكُمْ بِحَسْنٍ فَلْيُوَاجْحُدُوهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا)

ترجمہ: اور جب تمیں سلام کیا جائے تو تم اچھے انداز میں سلام کا جواب دو یا وہی الفاظ کہ دو، بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے۔ [سورۃ النساء: 86]

نووی رسمہ اللہ کہتے ہیں :

" واضح رہے کہ غیر مسلم کے لیے مغفرت یا اسی جیسی دیگر دعائیں جو کفار کے لیے نہیں کی جاسکتیں، جائز نہیں ہے، تاہم کافر شخص کی ہدایت، بدفنی اور جسمانی صحت و عافیت وغیرہ کی دعا کی جاسکتی ہے۔۔۔" ختم شد

"الاذکار" (ص 317)

اسی طرح امام نووی دوسری جگہ پر کہتے ہیں :

"ابو سعد متولی (شافعی علما نے کرام میں سے نامور قریب وفات: 478 ھجری) کہتے ہیں : اگر مسلمان کسی ذمی کو سلام کرنا چاہے تو سلام علیکم مت کے بلکہ اس کے لیے ہدایت کی دعا کرے [مثلاً : اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے] یا کہ دے صحیح۔

میں [نووی] کہتا ہوں کہ : ابو سعد نے جس سے منع کیا ہے ضرورت کے وقت اس طرح کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ یہ کہہ سکتا ہے کہ : صحیح، آپ کی صحیح سعادت والی ہو، یا عافیت والی ہو یا اللہ تعالیٰ آپ کو خوشیوں سے نوازے، یا خوشحالی عطا فرمائے، نعمتیں دے یا اسی طرح کی بات کوی جا سکتی ہے۔

اور اگر کچھ کہنے کی ضرورت نہ ہو تو بتہت یہی ہے کہ پھر کچھ بھی نہ کہے؛ کیونکہ اگر کچھ کہتے ہیں تو یہ اس کے سامنے خندہ پیشانی اور اظہار محبت کے زمرے میں آتا ہے جبکہ ہمیں ان پر سختی کرنے اور ان کے سامنے اظہار محبت سے روکا گیا ہے، واللہ اعلم "ختم شد

"الاذکار" (ص 254)

اس بنابر اگر کوئی یہودی یا عیسائی اپنے تہذیتی پیغام میں یہ کہتا ہے کہ : "آپ سادخوش رہیں" تو اس کے جواب میں یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ : "آپ بھی خوش رہیں" یا یہ کہہ دیں کہ : آپ بھی سلامت رہیں۔

پھر اس میں مزید افضل بات یہ ہے کہ جواب دینے والا دل میں اس کی ہدایت کی دعا کے لیے نیت کرے، سلامتی سے مراد دین باطل کو ترک کر کے دین الہی میں داخل ہو کر دنیا و آخرت کی سلامتی مراد لے۔

ابوداؤد: (5038) اور ترمذی: (2739) میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : (یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھینک مارتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے یہ کہہ دیں : "یزِ حکم اللہ" [اللہ تم پر حمد فرماتے] تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے [یہ الفاظ کہنے کی بجائے] فرماتے : "یہذِ یکُم اللہُوْ یُضْلِلُ بَالْکُم" [اللہ تعالیٰ تمیں ہدایت دے اور تمہاری حالت سنوار دے]) اس حدیث کو ایمانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (1277) میں صحیح قرار دیا ہے۔

ابن علان رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہاں سے ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ یہودی جان بوجھ کر چینک جیسی آوازنگا لاتے تھے یا پھر چینک جان بوجھ کر لاتے تھے وہ اس امید سے ایسے کرتے تھے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے دعا کر دیں اور انہیں آپ کی دعا کی برکت حاصل ہو جائے؛ کیونکہ یہودی باطنی طور پر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے قاتل تھے، وہ ظاہری طور پر حمد اور عناد کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تھے۔

تابم آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں اپنی جودو سنگا سے محروم نہ رکھتے اپنی مجلس میں آنے اور اپنے سامنے بیٹھنے کا پھل دیتے ہوئے فرمادیتے : "یہذِ یکُم اللہُوْ یُضْلِلُ بَالْکُم" [اللہ تعالیٰ تمیں ہدایت دے اور تمہاری حالت سنوار دے] یعنی اللہ تعالیٰ تمیں ہدایت دے اور تم را ہدایت کے راہیں بن جاؤ؛ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تمیں ہدایت دے دے اور تم ایمان لے آؤ اور ہدایت یافتہ بن جاؤ، نیز تمہاری دینی حالت بھی سدھار دے کہ تمیں اسلام کی رہنمائی دے کر تمیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے" انتہی دلیل الفاہدین" (6/361)، مزید کے لیے آپ "فتح الباری" از ابن حجر (604/10) بھی دیکھیں۔

ابن مفسع رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"حنفی فقہاء نے کرام میں سے المحیط کے مؤلف کہتے ہیں کہ : اگر وہ شخص دل میں یہ نیت کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو لمبی زندگی اس لیے دے کہ تاکہ اسے ایمان لانے کا زیادہ سے زیادہ موقع ملے۔۔۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔۔۔ اسی طرح اگر کسی ذمی کو یہ کہہ دے : اللہ تمہاری رہنمائی فرمائے، یا تمیں ہدایت دے تو یہ بھی اچھا ہے۔

ابراهیم حربی کا کہنا ہے کہ : احمد بن حنبل سے ایک مسلمان کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی عیسائی سے کہتا ہے : "اللہ تعالیٰ آپ کو عز توں سے نوازے" تو اس کا کیا حکم ہے ؟  
تو امام احمد نے کہا : جائز ہے، عز توں سے نوازے کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں اسلام کی عزت سے نوازے۔

اسی طرح سلامت اور سدارہنے کی دعاؤں میں بھی یہی بات ہے : گویا کہ یہ دعائیں بھی اس کی پدایت کے تناظر میں ہی دی جاتی ہیں اور اسی میں یہ کہنا بھی شامل ہے کہ : اللہ تعالیٰ تمہیں معزز بنائے "ختم شد"  
"(الآداب الشرعية والمعن المرعية" (1/368)